چھوٹی مالکن

مالکوں کی لاڈلی، ہے سخی بڑی سخی

کہتا ہے یہ قسمت کا بدلتا ہوا منظر
خود حُسنِ عطا دیکھ چکے شام میں رہ کر
شہزادی سخی کوئی نہیں اِن کے برابر
رہتی ہے ثناء اِن کی سخاوت کے لبوں پر

ہیں ایسی سخی ایسی سخی چھوٹی مالکن
بھرتی ہیں سب کی جھولی مری چھوٹی مالکن

اِن کی کوئی بھی بات نہیں ٹالتے حسینؑ
مالک کی لاڈلی ہیں مری چھوٹی مالکن

آتے نہیں اندھیرے وہاں پہ جہاں یہ ہوں
یوں شام میں ہیں ٹھہری ہوئی چھوٹی مالکن

سر کو جھکا کے آتے ہیں در پر بڑے بڑے
ہیں مرتبے میں اتنی بڑی چھوٹی مالکن

عباسؑ جیسے شیر کو بھی اِن پہ ناز ہے
خود سوچو ہوں گی کتنی جری چھوٹی مالکن

ممکن نہیں کہ دے اُسے اللہ بھی سزا
کر دیں گی جس کسی کو بَری چھوٹی مالکن

کوئی نبی ہو کوئی ولی کوئی سورما
کہتے ہیں سر جھکا کے سبھی چھوٹی مالکن

سنتے ہی اِن کا نام لرزتی ہیں مشکلیں
ہیں سانس لیتی نادِ علیؑ چھوٹی مالکن

سورج سے کہہ دو پردے میں ٹھہرا رہے ابھی
آرام کر رہی ہیں ابھی چھوٹی مالکن

دربارِ شام کو بھی تہہ و بالا کر دیا
آئیں وہاں جو بن کے علیؑ چھوٹی مالکن

جس کو بھی یہ بلاتی ہیں وہ ہاتھ جوڑ کر
کر کے سلام کہتا ہے جی چھوٹی مالکن

گوھرؔ کا بھی ہمارے فقیروں میں ہے شمار
اے کاش خود یہ کہہ دیں کبھی چھوٹی مالکن

شاعرِ اہلِ بیتؑ: گوھرؔ جارچوی